بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ — عَسٰٓى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۹۴ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم بدھ

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳	۹ صفر ۱۳۸۹ھ — ۷ ہجرت ۱۳۴۸ہش — ۷ مئی ۱۹۶۹ء	نمبر ۱۰۴

اخبار احمدیہ

—○ ربوہ ۷ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

—○ صدر و مربی جماعت احمدیہ بہاولپور مکرم محمد اشرف صاحب ناصر شاہد پانچ چھ روز سے نزلہ اور سانس کی تکلیف سے بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (رانا مبارک احمد سکرٹری مال و قائد ضلع و علاقائی بہاولپور)

نئے مالی سال کے پہلے دو ماہ (مئی و جون) میں فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدوں کی وصولی پر زیادہ زور دیا جائے

جو بھائی محض سستی کی وجہ سے اپنے وعدوں کو پورا نہ کر سکے وہ اپنے رب کو کیا منہ دکھائیں گے

کہ انہوں نے اللہ کے نام پر اس کے ایک بندے کی محبت میں وعدہ کیا اور پھر اسے پورا نہ کیا

اللہ تعالیٰ ہم سب کو سمجھ دے اور توفیق عطا کرے کہ ہم اپنے وعدوں کو جلد از جلد ادا کریں

وعدہ جات فضل عمر فاؤنڈیشن کی وصولی کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا اہم اور تاکیدی ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کی ۵۰ ویں مجلس مشاورت میں فضل عمر فاؤنڈیشن کی رپورٹ کارگزاری کے بعد جو ارشاد فرمایا وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

حضور نے فرمایا:۔

فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدوں کی وصولی کے متعلق مجھے بہت فکر ہے۔ مجھے روپیہ کی فکر نہیں۔ روپیہ تو اللہ تعالیٰ بہت دیتا ہے اور انشاء اللہ دیتا رہے گا۔ مجھے فکر ان بھائیوں کی ہے جنہوں نے اپنے وعدوں کی ادائیگی میں سستی دکھائی ہے۔ زیادہ سستی دکھائے ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ وہ وقت پر اپنے وعدوں کو پورا نہ کر سکیں۔ وہ اپنے رب کو کیا منہ دکھائیں گے۔ کہ انہوں نے اللہ کے نام پر اس کے ایک بندے کی محبت میں وعدہ کیا اور پھر اسے پورا نہ کیا۔ میں نے ابھی سوچا ہے کہ چونکہ ہمارا بجٹ کا سال بھی ختم ہونے والا ہے۔ جماعتیں اس وقت سالانہ بجٹ کو پورا کرنے کے لئے کوشش کر رہی ہیں۔ اس لئے فوری طور پر تو نہیں ہاں جب ہمارا بجٹ کا سال ختم ہو جائے یعنی اپریل کے آخر میں۔ (مئی سے ہمارا نیا سال شروع ہو جائیگا اور فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدوں کی وصولی کی مدت کے اختتام میں ابھی دو ماہ باقی ہونگے) تو مئی کی تیسری اتوار کو فضل عمر فاؤنڈیشن تمام امراء اضلاع کی ایک میٹنگ بلائے۔ کراچی کو غالباً ہم ضلع نہیں کہتے۔ اس لئے کراچی کے امیر کو بھی اس میٹنگ میں بلایا جائے۔ اس اتوار کو ہم پورا جائزہ لیں گے اور دیکھیں گے کہ کس طرح ہم اپنے بھائیوں کو خدا تعالیٰ کی نگاہ میں ذلیل ہونے سے بچا سکتے ہیں اور کس طرح ہم ان سے وعدوں کی وصولی کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو سمجھ دے اور توفیق دے کہ ہم اپنے وعدوں کو پورا کریں۔

یہ صحیح ہے کہ اگر ایک شخص وعدہ کے وقت تو اپنے اندر ایک اہلیت پاتا تھا کہ وہ ایک خاص رقم کی ادائیگی کرے لیکن اب اللہ تعالیٰ کی قضا نے اس کے مالی حالات میں اس قسم کی تبدیلی پیدا کر دی ہے کہ وہ اب یہ رقم یا اس رقم کا ایک حصہ ادا نہیں کر سکتا تو اللہ تعالیٰ کے سامنے بھی وہ جواب دہ نہیں اور ہمارے دلوں میں بھی ایسے دوست کے متعلق کوئی شکوہ یا شکایت نہیں پیدا ہونی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ اپنی قضا کو اپنی کسی مصلحت سے جاری کرتا ہے۔ اس میں نہ ہمارا کوئی دخل ہے اور نہ اس سلسلہ میں ہمارے دل میں کوئی شکوہ یا خیال ہے کہ اس شخص نے سستی کی ہے۔ اس نے کہاں سستی کی ہے وہ تو اس قابل ہی نہیں رہا۔ لیکن جس شخص کے وہی حالات رہے ہوں جو وعدہ کے وقت تھے یا اس سے بہتر ہو گئے ہوں جو وعدہ کے وقت تھے تو ایسے دوستوں کو اگر وہ اضافہ نہیں کر سکتے تو اتنی رقم تو ضرور ادا کر دینی چاہیئے جتنی رقم کی ادائیگی کا انہوں نے وعدہ کیا تھا۔

بہرحال مئی کی تیسری اتوار کو انشاء اللہ ہم میٹنگ کرینگے (حکومت کی اجازت سے) اور جائزہ لیں گے اس وقت جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ فوری طور پر آپ فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدوں کی وصولی کی کوشش کریں۔ کیونکہ اس وقت پہلی ذمہ داری آپ پر جماعت کے بجٹ کو پورا کرنا ہے لیکن میں یہ ضرور کہوں گا کہ وہ امراء جنہوں نے ابھی سنا ہے کہ وہ نیکی کی دوڑ میں سابقون میں نہیں بلکہ سب سے پیچھے رہنے والوں میں ہیں جیسے شیخوپورہ کا ضلع ہے۔ انہیں اس وقت کوشش تو جماعت کے بجٹ کو پورا کرنے کی کرنی چاہیئے لیکن یہ جائزہ لینا چاہیئے۔ یہ سوچنا چاہیئے اور سوچتے رہنا چاہیئے کہ ہم نے مالی سال (جماعت کے مالی سال کے لحاظ سے) کے ختم ہونے کے بعد اور نئے مالی سال کے پہلے دو ماہ میں فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدوں کی وصولی پر زیادہ زور دینا ہے اور یہ کہ وہ ان دو ماہ میں کیا طریق اختیار کریں گے کہ ہم اپنے نفسوں کے سامنے بھی اور اپنے رب کے سامنے بھی بری الذمہ قرار پائیں۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۸ ہجرت ۱۳۴۸ ش

عورتوں کے حقوق

(۲)

اگرچہ اسلام میں عموماً ہر بات میں مرد و عورت کے حقوق یکساں ہیں مگر چونکہ اسلام فطرتِ انسانی کے مطابق ہے اس نے متاہل زندگی میں خانگی نظام کو متوازن رکھنے کے لئے عورت کے ذمہ چند فرائض اس کی فطری جنس کے پیش نظر اور مرد کے ذمہ چند فرائض اس کی فطری جنس کے متعلق مقرر کئے ہیں: جس طرح مرد اپنی بیوی کے نان و نفقہ کا ذمہ دار ہے اسی طرح عورت کا فرض ہے کہ وہ گھر کی نگران ہو۔ چونکہ کوئی ادارہ بغیر نظام کے نہیں چل سکتا۔ اسلام نے خانہ داری کو بھی ایک نظام کی حیثیت دی ہے۔ اور جس طرح ہر نظام کا ایک سربراہ ہوتا ہے۔ اسی طرح خانگی نظام کا بھی مرد کو سربراہ بنایا ہے۔ جہاں تک خانہ داری کا نظام ہے نظم و ضبط کے لئے جو ضروری اختیارات ہیں وہ بے شک مرد کو حاصل ہیں مگر ان کے بھی حدود مقرر ہیں ان سے مرد ہرگز انچ بھر بھی تجاوز نہیں کر سکتا۔ اگر وہ تجاوز کرتا ہے تو بیوی اس کی چارہ جوئی عدالت میں کر سکتی ہے اور یہاں تک کہ صرف ناپسندیدگی کی بناء پر خلع حاصل کر سکتی ہے۔

اکثر ممالک میں جہاں عیسائیت کے زیر اثر ایک بیوی قانوناً رکھی جا سکتی ہے۔ فحاشی کی کثرت معاشرہ کی تباہی کا باعث بن گئی ہے۔ لیکن اسلام نے اس کا علاج تعدد ازدواج کی رخصت دے کر کیا ہے۔ آج اگر یورپ اور اس سے متاثرہ اقوام تعدد ازدواج کو ان حدبندیوں کے ساتھ جو اسلام نے لگائی ہیں اپنا لے تو فحاشی جو ان اقوام کو گھن کی طرح کھوکھلا کر رہی ہے اور جس نے متاہل زندگی کی جڑیں اکھاڑ دی ہیں ختم کی جا سکتی ہے۔

اسلام پر ان غلط کار داناؤں کو یہ اعتراض ہوتا ہے کہ اسلام میں تعدد ازدواج اور طلاق کی اجازت ہے۔ حالانکہ تجربہ نے ان لوگوں پر واضح کر دیا ہے کہ یہ دونوں چیزیں معاشرہ میں توازن اور صفائی رکھنے کے لئے نہایت ضروری ہیں۔ بشرطیکہ ان شرائط کی پابندی کی جائے جو اسلام نے لگائی ہیں۔ مگر یہ لوگ پھیلتی ہوئی بے راہ روی کو محض باتوں سے دور کرنا چاہتے ہیں۔ جو ناممکن ہے۔ البتہ اب ہر ملک میں طلاق کا اصول نہایت بے ڈھنگے طریق سے اختیار کیا جا رہا ہے۔ جس میں کوئی حکمت نہیں ہوتی فقط جذبات کی پیروی کی جاتی ہے۔ بڑے غور و خوض کے بعد طلاق کے متعلق جو قوانین بنائے جاتے ہیں۔ وہ بذات خود معاشرہ کو تباہ کرنے والے ثابت ہوتے ہیں۔ یورپ اور امریکہ میں ایسا ہی ہو رہا ہے۔

دنیا میں کوئی معاشرہ اس وقت تک خامیوں سے پاک نہیں ہو سکتا۔ جب تک ان معاملات میں اسلامی اصولوں کو ان شرائط کے ساتھ اختیار نہ کرے جو اسلام نے لگائی ہیں اور دنیا میں کبھی خانگی زندگی وہ امن و سلام کی فضا حاصل نہیں کر سکتی۔ جب تک کہ مرد اور عورت کے حقوق اسلامی اصولوں کے مطابق اختیار نہ کئے جائیں اس لئے ہمیں یقین ہے کہ یہ لوگ ٹھوکریں کھا کھا کر آخر اسلامی اصولوں کی حکمت کو مان لیں گے۔ اور ان کو اختیار کر لیں گے۔ مگر ؎

آنکہ دانا کند کند ناداں
لیک بعد از خرابیٔ بسیار

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ
... اخبار الفضل ...
خود خرید کر پڑھے

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

دین سراسر خیرخواہی و خلوص کا نام ہے

عَنْ تَمِيْمِ بْنِ اَوْسٍ الدَّارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ قُلْنَا لِمَنْ؟ قَالَ لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهٖ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ۔

(مسلم کتاب الایمان)

ترجمہ:۔ حضرت تمیم داریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دین سراسر خیرخواہی اور خلوص کا نام ہے۔ ہم نے عرض کی کس کی خیرخواہی؟ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالےٰ کی اور اس کی کتاب اور اس کے رسول کی اور مسلمانوں کے ائمہ اور عام مسلمانوں کی خیرخواہی اور ان سے خلوص کا تعلق رکھنا۔

نکل پڑا ہے نیا عزم لے کے دیوانہ

فسردہ رند' پریشان جام و پیمانہ
اُداس اداس نظر آ رہا ہے میخانہ
ہے آج محو جو تسخیر میں خلاؤں کی
ہے اپنے خالقِ ارض و سما سے بیگانہ
اٹھے ہیں مست ترے تاکہ پھر بلند کریں
نئے سرے سے وہی ڈھ ہوئے ستانہ
ابھی تلک تو وہی سوز و ساز باقی ہے
یہ دے رہا ہے خبر آج کوئی پروانہ
بنے گا نقش ہر اک سنگ پر پھر الّا کا
گرے گا تیشۂ لا سے ہر اک صنم خانہ
بدل کے چھوڑے گا آخر قلوبِ انسانی
نکل پڑا ہے نیا عزم لے کے دیوانہ

(خالد آفاقی)

آپ کے عزم کی ضرورت

روزنامہ الفضل ایک دینی اخبار ہے اس کا باقاعدگی سے مطالعہ بھی آپ کی دینی معلومات بڑھانے کا بہت بڑا موجب بن سکتا ہے۔ اس لئے ۱۵ پیسے روز کا خرچ کوئی ایسا بوجھ نہیں جو ناقابل برداشت ہو۔ صرف آپ کے ارادہ اور عزم کی ضرورت ہے

(منیجر الفضل)

اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نہایت اعلیٰ کردار

سلسلہ کے ساتھ اخلاص اور خدمتِ دین کی تڑپ

(محترم جناب مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ - سرگودھا)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالےٰ نے ایک باطنی کمند کے ساتھ مجھے اپنی طرف کھینچ لیا اور ایک باطنی کمند کے ساتھ سعید روحوں کو میری طرف لے آیا سو یہ بات درست اور واقعی درست ہے کہ سعید روحیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف اسی طرح کھینچی گئیں جس طرح شہد کی طرف چیونٹیاں کشاں کشاں آجاتی ہیں۔ اور پھر ان سعید روحوں نے خدمتِ دین کے کام بھی وہ کئے جن کی نظیر صرف حضرت رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم فداہ ابی و امّی کے مبارک زمانہ میں نظر آتی ہے۔ اور اِس زمانہ میں بھی درحقیقت حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی برکت ہی کارفرما ہوئی۔ سو نتیجہ بھی کیوں نہ ویسا ہی ہوتا۔

ان سعید روحوں میں سے ایک حضرت حافظ مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ تھے جن کو اخلاص اور خدمتِ دین اور معرفتِ الٰہی اور تبحرِ علمی میں اللہ تعالےٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے اوّلیت حاصل تھی۔ پہلی مرتبہ جب آپؓ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا تو آپؓ آپ کے پہچاننے والے اور آپؑ پر ایمان لانے والے ہوگئے۔

پھر ایمان لانے کے بعد آپؓ نے جس اخلاص اور جس خدمتِ دین کی تڑپ کا مظاہرہ کیا وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جیسی کیفیت رکھتا ہے۔ آپؓ کا ایک مکتوب جو آپؓ نے ابتداء میں ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں تحریر فرمایا سنہری حروف میں لکھے جانے کے قابل ہے۔ وہ خط یہ ہے:۔

"مولانا مرشدنا امامنا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

عالیجناب میری دعا یہ ہے کہ ہر وقت حضور کی جناب میں حاضر رہوں اور امام زمان سے جس مطلب کے واسطے وہ مجدّد کیا گیا ہے وہ مطلب حاصل کروں۔ اگر اجازت ہو تو مَیں نوکری سے استعفیٰ دیدوں اور دن رات خدمتِ عالی میں پڑا رہوں۔ یا اگر حکم ہو تو اِس تعلق کو چھوڑ کر دُنیا میں پھروں اور لوگوں کو دینِ حق کی طرف بُلاؤں اور اسی راہ میں جان دیدوں مَیں آپ کی راہ میں قربان ہوں۔ میرا جو کچھ ہے میرا نہیں آپ کا ہے۔ حضرت پیرو مرشد مَیں کمال راستی سے عرض کرتا ہوں میرا سارا مال و دولت اگر دینی اشاعت میں خرچ ہو جائے تو مَیں مراد کو پہنچ گیا۔ اگر خریدار براہین کے توقف طبع کتاب سے مضطرب ہوں تو مجھے اجازت فرمائیے کہ یہ ادنیٰ خدمت بجا لاؤں کہ اُن کی تمام قیمت ادا کردہ اپنے پاس سے واپس کر دوں حضرت پیرو مرشد نابکار شرمسار عرض کرتا ہے اگر منظور ہو تو میری سعادت ہے میرا منشاء ہے کہ براہینِ احمدیہ کی طبع کا تمام خرچ مجھ پر ڈال دیا جائے۔ پھر جو کچھ قیمت میں وصول ہو وہ روپیہ آپ کی ضرورت میں خرچ ہو۔ مجھے آپ سے نسبتِ فاروقی ہے اور سب کچھ اِس راہ میں خرچ کرنے کے لئے تیار رہوں۔ دعا فرمائیں کہ میری موت صدّیقوں کی موت ہو"

یہ باتیں صرف خط میں ہی نہیں تھیں بلکہ آپؓ نے عین اس کے مطابق کر دکھایا اور ایسے اخلاص سے یہ غلامی اختیار کی کہ اپنا کچھ بھی نہ رہنے دیا اور سب کچھ ہی نثار کر دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دروازے پر دُھونی رما کر بیٹھ گئے اور ہر وقت خدمتِ دین کے لئے کمربستہ رہے اور سلسلہ کے ساتھ کمال اخلاص کا نمونہ دکھایا سلسلہ کی تائید میں اعلےٰ درجہ کی کتابیں بھی تصنیف فرمائیں۔

مَیں نے اپنی ایک تقریر میں جو جلسہ سالانہ ۱۹۶۳ء کے موقع پر کی گئی تھی حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے علاوہ ۹ دیگر بزرگ صحابہ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب، حضرت حافظ روشن علی صاحب حضرت نواب محمد علی خان صاحب، حضرت مفتی محمد صادق صاحب، حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی، حضرت مولوی شیر علی صاحب، حضرت مولوی سیّد محمد سرور شاہ صاحب، حضرت میر محمد اسحٰق صاحب اور حضرت صاحبزادہ سیّد عبداللطیف صاحب شہید رضی اللہ عنہم کا نہایت اختصار کے ساتھ ذکر کیا تھا۔ درحقیقت ان میں سے ہر ایک آسمان کے ستاروں کی طرح روشن تھا، حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر قربان، خدمتِ دین کے جذبہ سے سرشار اور اپنی قربانیوں کو انتہا تک پہنچانے والا۔ حضرت مولانا عبدالکریمؓ جیسا شعلہ بیان لیڈر اپنی تمام مشیخت چھوڑ کر قادیان میں آبیٹھا اور آخر تک مامور زمان کی زبانِ فیض ترجمان بنا رہا۔ آپ کے متعلق حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا:۔

"آپؓ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کی جماعت کے ساتھ اتنی شدید محبّت تھی کہ اس محبّت کا اندازہ اُس شخص کے سوا کوئی نہیں لگا سکتا جس نے آپؓ کو دیکھا اور آپؓ سے باتیں کی ہوں۔ جب آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر کرتے تو یوں معلوم ہوتا تھا کہ آپ کے جسم کے ذرّے ذرّے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبّت داخل ہو گئی ہے"

حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ نے ۱۹ سال کی عمر میں قادیان آکر پہلے حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحبؓ کے شاگردِ خاص کے طور پر دینی علوم حاصل کئے اور پھر دن اور رات یہ علوم لوگوں کو پڑھاتے رہے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ -/۵ روپے ماہوار سے آپ کا گزارہ شروع کیا گیا تھا۔ شادی ہونے پر -/۱۰ روپے کر دئیے گئے اور بچّی پیدا ہونے پر -/۱۵ روپے۔ ہاں بعض صاحبِ حیثیت بزرگ آپ سے اخلاص کے پیشِ نظر کبھی آپ کو کچھ بھیج دیتے تھے۔ یہ لوگ بھی اسی طرح ضروریاتِ زندگی رکھتے تھے جس طرح ہم رکھتے ہیں۔ ان کے اندر بھی اسی طرح دل تھے جس طرح ہمارے اندر ہیں لیکن کیا یہ عجیب نظارہ نہیں کہ انہوں نے اپنے دلوں کو دُنیا اور اس کے خیالات سے بالکل فارغ کر دیا اور محض خدا کے ہو گئے اور اسی کے لئے محنتِ شاقہ برداشت کرتے ہوئے ساری عمر بسر کی۔ ایک وقت تھا کہ اُن کے پاس صرف ایک جوڑا کپڑوں کا ہوا کرتا تھا اور جمعرات کی شام کو عشاء کی نماز کے بعد اسے دھو لیتے اور سوکھنے کے لئے ڈال دیتے اور صبح کو پہن لیتے۔ کیا دُنیا سے ایسی بے نیازی بھی کہیں نظر آتی ہے؟ ہر ایک اپنے نفس اور بال بچّوں کے لئے آرام کی فکر میں پڑا ہوا ہے لیکن یہ لوگ تھے جو خدا کے مسیح کو دیکھ کر اپنے نفسوں سے فارغ ہو گئے۔ دُنیا کو تین طلاق دے دِیں اور دن رات محض اپنے خدا کی محبت میں اور خدمتِ دین کرتے ہوئے گزار دیئے۔ جو شخص دُنیا کے خیالات سے بالا ہو سکتا ہے بس سمجھ لو کہ اگر کچھ پایا ہے تو اُسی نے۔

ضمناً ایک بات کا ذکر کر دیتا ہوں۔ ایک مرتبہ یہ عاجز رمضان شریف کے آخری عشرہ میں قادیان میں تھا۔ ایک رات شدّت سے احساس ہوا کہ یہ لیلۃ القدر ہے۔ صبح نماز کے بعد حضرت حافظ صاحبؓ کے ساتھ مسجد مبارک سے نکلا تو اُن سے پُوچھا۔ آپؓ نے فرمایا یہی رات جو گزری ہے لیلۃ القدر تھی۔ اِس سے اِس عاجز کی تسلّی ہو گئی۔

حضرت حافظ صاحبؓ نے بعض بڑے بڑے مناظرے بھی کئے اور سلسلہ کی صداقت میں تقاریر بھی ہمیشہ کیں۔ بڑی پُر مذاق طبیعت تھی۔ ایک دفعہ گوجرانوالہ میں ایک

تقریر کی۔ رات کو خاصی دیر ہو گئی اور بہت سے حاضرین سوئے ہوئے معلوم ہوتے تھے آپؓ نے تقریر ختم کر لی تو زور سے ہاتھ میز پر مار کر فرمایا دوستو اب اُٹھ کھڑے ہو میری تقریر ختم ہو گئی ہے۔ سب ہنس پڑے۔

قرآنی علوم میں آپؓ نے خاص خدمت سرانجام دی۔ آپؓ کا غضب کا حافظہ صرف خدمتِ دین کے لئے استعمال ہوا۔

حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ کا بھی یہی حال تھا۔ حد درجہ ذہین اور نکتہ رس لیکن سب ذہانت دین اور صرف دین کے لئے صرف ہوئی۔ معمولی سے گزارے پر ساری عمر گزار دی۔ آپؓ کی خاندانی وجاہت آپؓ کے لئے بہت کچھ سہولتیں دنیوی زندگی میں پیدا کر سکتی تھی لیکن آپؓ نے فقر اختیار کیا۔ اور اپنی ساری طاقتیں خدمتِ دین اور اپنے خدا کو راضی کرنے میں لگا دیں۔ ہم نے آپؓ کو ساری ساری رات کام کرتے دیکھا۔ سلسلہ کے بڑے اہم کام آپؓ کے سپرد ہوتے اور انہیں پوری جانفشانی سے سرانجام دیتے کبھی دُنیا کی طرف نگاہ نہ کی۔ پیوند لگا کر کپڑے پہن لیتے لیکن چہرے پر وہی بلندی نظر آتی۔ حدیث پر اس قدر عبور تھا کہ حضرت رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم فداہ ابی و امّی کی مجالس کا پورا نقشہ کھینچ دیتے اور آپؐ کی پیاری باتیں بڑی لذّت سے بیان کرتے۔ آپؓ کے بیان میں کچھ ایسی تاثیر تھی کہ بات خود بخود دل میں اُتر جاتی اور بسا اوقات آنکھوں میں آنسو لے آتی۔ غریبوں کا بڑا خیال رکھتے۔ دلداری کا پہلو بہت غالب تھا۔ مہمانوں اور دوسروں کے باریک احساسات کو بھی صدمہ نہ پہنچاتے۔ دل بہت شفیق پایا تھا۔ خاکسار کو انہیں بہت قریب سے دیکھنے کا موقع ملا اور ہمیشہ لُطف اُٹھایا۔ آپ جیسے لوگوں کا وجود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا زندہ نشان تھا۔ ایسے پاکیزہ اخلاق والے لوگ دُنیا کہاں سے لائے گی۔ کاش ان لوگوں کے جانشین اسی طرح سے دین کی رونق کو قائم رکھیں۔

حضرت مولوی [illegible] صاحب رضی اللہ عنہ اسی پاکباز وں کے گروہ کے ایک کمیاب گوہر تھے۔ آپ نے ابتدائے صدی میں بی۔ اے کیا اور ساری عمر خدمتِ سلسلہ میں گزاری۔ طبیعت نہایت درجہ سادہ لیکن لیاقت میں ایسے کہ انگریزی تفسیر القرآن میں سب سے زیادہ کام کیا۔ ریویو انگریزی کی ایڈیٹری بھی خوب کامیاب طور پر کی۔ ایک دفعہ مسٹر منوہر لال وزیرِ مالیات ہندوستان نے خاکسار کو کہا کہ حضرت مولوی صاحب ایسے لائق شمار ہوتے تھے کہ اگر دُنیا کی طرف جاتے تو اُن سے بڑے عہدہ پر ہوتے۔ لیکن آپ نے دینی خدمت کی خاطر درویشانہ زندگی گزاری۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ آپ واقعی فرشتہ ہیں اور دنیا کے ساتھ کوئی بھی تعلق نہیں رکھتے۔ خدمتِ دین اور عبادتِ الٰہی دو ہی شغل تھے۔ عبادتِ الٰہی نے آپ میں ایک خاص کشش پیدا کر دی تھی۔ ایک دفعہ خاکسار اور خاکسار کے ایک دوست نے آپ کی خدمت میں غرض کیا کہ ہم روزوں کے آخری عشرہ میں نمازِ تہجد آپ کی امامت میں ادا کیا کریں گے۔ آپ نے اسے منظور فرمایا اور قادیان میں جہاں ہم ٹھہرے ہوئے تھے وہاں خود تشریف لا کر نمازِ تہجد پڑھاتے۔ سورۂ فاتحہ کی ایک ایک آیت کو بہت بہت مرتبہ دُہراتے اور آواز میں عجیب رقّت ہوتی۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے آپ کو تفسیر انگریزی کی تکمیل کے لئے انگلستان بھی بھیجا۔ اس میں یہ بھی مدِّ نظر تھا کہ وہ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک بزرگ صحابی کو بھی دیکھ لیں۔ آپ کی شخصیت میں ایسا وقار تھا کہ ایک مرتبہ محترم ملک عمر علی صاحب مرحوم رئیس ملتان کے چچا ملک نصیر بخش صاحب قادیان گئے۔ وہ بہت موٹے تھے اور بیٹھے ہوئے ہوتے تو بغیر کافی سہاروں کے اُٹھ نہیں سکتے تھے۔ ایک روز حضرت مولوی صاحبؓ تبلیغ کی غرض سے ملک نصیر بخش صاحب کے پاس گئے تو وہ حضرت مولوی صاحبؓ کو دیکھتے ہی بے اختیار کھڑے ہو گئے۔

حضرت پیر منظور محمد صاحب رضی اللہ عنہ قاعدہ یسّرنا القرآن کے موجد تھے اس قاعدہ کو بہت مقبولیت حاصل ہوئی سینکڑوں روپے ماہوار اُس زمانہ میں آپ کی آمد ہوتی لیکن آپ کی دین کے لئے قربانی کا یہ حال تھا کہ صرف ۲۰/- روپے ماہوار اپنے اخراجات کے لئے رکھتے اور باقی سب حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اشاعتِ قرآنِ کریم اور اشاعتِ اسلام کے لئے بھیج دیتے۔ ۱۹۴۰ء کے بعد جب گرانی ہو گئی تو ۴۰/- روپے ماہوار رکھنے شروع کر دیئے اور ایک سال میں دس ہزار روپیہ خدمتِ دین کے لئے دیا۔ وہ خود ٹانگوں سے معذور ہو جانے کی وجہ سے باہر نہیں آ سکتے تھے اس لئے یہ عاجز ان کی خدمت میں اُن کے مکان پر ہی حاضر ہوتا رہتا اور ان کی باتوں سے لطف اٹھاتا تھا۔ صرف ایک کمرہ تھا جس میں اُن کی چارپائی بھی ہوتی تھی اور ان کا کلرک بھی بیٹھتا تھا وہی سونے کا کمرہ تھا، وہی بیٹھک اور وہی دفتر۔ اس میں سارا پڑا ہوا سامان چالیس پچاس روپے سے زیادہ کا نہ ہوتا تھا۔ لیکن ایک ایک سال میں دس دس ہزار روپیہ سلسلہ کی ضروریات کے لئے بھیج دیتے تھے۔ وہ اگر چاہتے تو عالی شان مکان بنا لیتے اور اُسے اچھی طرح سے سجا لیتے۔ لیکن اپنی ذات کے لئے سادگی اور دین کے لئے قربانی کا جذبہ اس قدر بڑھا ہوا تھا کہ اسی کی تسکین میں لذّت پاتے تھے اور خود کو فراموش کئے ہوئے تھے ذرا اس قسم کے لوگ دنیا میں تلاش تو کر کے دیکھو، کیا کہیں مل سکتے ہیں؟ جب پاکستان وجود میں آیا تو لاہور لے جانے کے لئے آپ کو بھی کمرے سے باہر لایا گیا آپؓ نے جب اتنے سالوں بعد قادیان کی ترقی دیکھی کہ چاروں طرف اس قدر پھیل گیا ہے تو اللہ تعالےٰ کی بار بار حمد کی کہ اس نے اپنی پیشگوئیوں کو کس شان کے ساتھ پورا کیا۔

حضرت بھائی عبدالرحمان صاحب قادیانی رضی اللہ عنہ۔ آپؓ ہندو قوم سے تھے لیکن اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل چودہ پندرہ سال کی عمر میں احمدیت قبول کرنے کی توفیق دی۔ والدین کی طرف سے بہت سختیاں برداشت کیں لیکن پائے استقلال میں لغزش نہ آئی۔ اچھے بھلے کھاتے پیتے خاندان سے تھے لیکن دین کی خاطر تنگی کو دُنیا کی فراخی پر ترجیح دی۔ معمولی معمولی کاموں سے اپنا گزارہ کرتے رہے اور خدمتِ دین کو مقدم رکھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہدِ مبارک میں پہرہ دینے، بٹالہ سے ڈاک تار لانے لے جانے، لنگر خانہ کے لئے چیزیں فراہم کرنے اور سفروں میں حضورؑ کی رفاقت کرنے کی خدمات وقتاً فوقتاً آپؓ سے لی جاتی رہیں۔ بہت سے ہنگامی کاموں میں آپؓ کو بھیجا جاتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر آپؓ کے جسدِ مبارک کی آخری زیارت کا کام بھی آپؓ کے سپرد ہوا۔ خلافتِ اولیٰ اور خلافتِ ثانیہ کے زمانہ میں بھی آپ بڑی مستعدی سے مختلف کام سرانجام دیتے رہے۔ آپ کی ساری عمر اسی طرح سے اللہ تعالےٰ کے فضل سے خدمتِ دین میں گزری۔

آپ بڑے غیرت مند تھے۔ سخت تنگی کی حالت میں بھی دستِ سوال دراز نہ کرتے تھے اور برداشت کرتے تھے۔ آپ کو مل کر ایک راحت ہوتی تھی۔ اس عاجز کے ساتھ بڑی شفقت فرماتے۔ ایک مرتبہ ایک سکھ کی طرف سے میرے اور ایک اور معزز دوست کے خلاف ایک مقدمہ بنا دیا گیا جو خدا کے فضل سے عدالت میں جانے سے قبل ہی میرے خلاف تو واپس لے لیا گیا اور وہ دوست بھی جلد ہی بُری ہو گئے۔ اس کے دوران ایک دفعہ حضرت بھائی صاحب مجھے اپنے مکان کے سامنے لے گئے اور فرمانے لگے اَور تو میرے پاس کچھ نہیں یہی مکان ہے اگر آپ کو ضرورت پڑے تو آپ جس وقت چاہیں اسے فروخت کر کے ضرورت کو پورا کر لیں۔ مجھے خدا کے فضل سے اس کی ضرورت نہ تھی لیکن انہوں نے اپنی طرف سے اظہارِ محبت فرما دیا۔ تو یہ لوگ اپنے اندر عجیب رنگ رکھتے تھے۔

حضرت شیخ غلام احمد صاحب واعظ رضی اللہ عنہ۔ آپؓ بھی لڑکپن میں ہندو سے مسلمان ہوئے تھے۔ ان کے والد ڈاکٹر تھے۔ ان کی طرف سے بڑی اذیتیں دی گئیں تا وہ واپس اپنے مذہب میں چلے جائیں لیکن انہوں نے ان سب تکالیف کو برداشت کیا اور اُن سے پیچھا چھڑا کر قادیان پہنچ گئے اور پھر ساری عمر تبلیغِ احمدیت میں گزار دی آپؓ کی زبان میں اللہ تعالےٰ نے بڑی تاثیر رکھی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک مرتبہ فرمایا کہ ہمیں شیخ صاحب جیسے مبلّغ چاہئیں۔ گزارے کے لئے آپؓ معمولی سے معمولی کام بھی اختیار کرتے رہے۔ کبھی گنّے بیچتے اور کبھی دُودھ۔ بڑی دعائیں کرنے والے اور صاحبِ الہام بزرگ تھے۔ حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ آپؓ سے بہت تعلق رکھتے تھے۔ آپؓ بہت متوکّلانہ شان رکھتے تھے۔ اللہ تعالےٰ کسی نہ کسی طرف سے آپؓ کی ضرورت کو پُورا کر دیتا تھا۔ حضرت نواب صاحب رضی اللہ عنہ بھی بہت خیال رکھتے تھے۔ اس عاجز کو آپؓ کی خدمت میں بہت مرتبہ حاضر ہونے کا موقع ملتا۔ آپ ہمیشہ سلسلہ کی ترقی کے متعلق ہی سوچتے رہتے، اس کے لئے دعائیں بھی بہت کرتے۔

مَیں صرف چند ایک مثالیں دے سکا ہوں ورنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاک صحبت نے عجیب عجیب گوہر پیدا کئے جو رہتی دُنیا تک یاد رکھے جائیں گے اور انسانی قلوب کو گرماتے رہیں گے۔ اللہ تعالےٰ کی اُن پر اَن گنت رحمتیں ہوں۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت

چٹ نمبر کا حوالہ

ضرور دیں

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے متعلق ضروری ہدایات

(حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی)

جب بھی اجتماع منعقد کرنے کا فیصلہ کیا جائے گا۔ لجنات کو اطلاع دے دی جاتے گی۔ لیکن اس کی تیاری کروانے کے لئے عنوانات مقرر کر دئے گئے ہیں دینی معلومات کے نصاب کے متعلق لجنات نوٹ کر لیں۔ کہ یہ نصاب انہوں نے تیار کروا کے اس کا امتحان خود لے کر اجتماع سے قبل اس کا نتیجہ ارسال کرنا ہوگا۔ امتحان آخر ستمبر تک جب چاہیں وہ لے سکتی ہیں

(۱) تقریری مقابلہ معیار اول

اس میں بی۔ اے پاس طالبات یا اس سے زیادہ تعلیم والی لڑکیاں شامل ہونگی فی تقریر سات منٹ وقت دیا جائے گا ہر مقابلہ میں ایک لجنہ سے صرف ایک شامل ہوگی۔ مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک پر تقریر کرنی ہوگی۔ دیکھ کر پڑھنے کی اجازت نہیں۔

عنوانات

I ۔ اسلام اور امن عالم
II ۔ تعلق باللہ
III ۔ اسلامی نظام خلافت

۲ ۔ تقریری مقابلہ معیار دوم

معیار دوم میں ایف۔ اے اور بی۔ اے کی طالبات یا اس کے لگ بھگ تعلیم یافتہ خواتین اور بچیاں حصہ لے سکتی ہیں۔ وقت پانچ منٹ سے چھ منٹ تک۔

عنوانات

I ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مذہبی رواداری۔
II ۔ تحریک جدید اور اس کے اثمار
III ۔ درود اور تسبیح کی برکات

نوٹ: معیار اول اور دوم کی ہر تقریر کرنے والی سے تقریر کے بعد دو منٹ زبانی سوالات کئے جائیں گے تا اندازہ لگایا جا سکے کہ مضمون اس کا اپنا تیار کردہ ہے یا نہیں۔

III تقریری مقابلہ معیار سوم

اس مقابلہ میں میٹرک کی وہ طالبات حصہ لے سکتی ہیں۔ جن کی عمر پندرہ سال سے زائد ہو۔ فی تقریر چار منٹ سے پانچ منٹ تک وقت ملے گا۔

عنوانات

I ۔ اسلام میں عورت کا مقام
II ۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت کا کوئی پہلو
III ۔ صحابیات کی قربانیاں راہ اسلام میں

IV ۔ انگریزی تقریری مقابلہ

I. Means of acquiring good morals and avoiding evil ones.
2. Devices adopted To safe gaurd
3. The obeject of mans creation
4, Text of the Holy Quran.

V مقابلہ مضمون نگاری

مضمون تیار کر کے سالانہ اجتماع سے کم از کم ایک ہفتہ قبل دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کو بھجوا دیا جائے۔ مضمون فلسکیپ کاغذ کے صرف ایک طرف لکھا ہو۔ اور سات سے دس صفحات تک کا ہو ہر مضمون پر مقامی لجنہ کی صدر یا سیکرٹری کی تصدیق ہو۔ شامل ہونے والی کے لئے عمر کی کوئی شرط نہیں۔

عنوانات برائے مقابلہ مضمون نگاری کسی ایک پر مقالہ لکھنا ہوگا۔

I ۔ معاشی مسائل کا حل اسلام میں
II ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور کسر صلیب۔
III ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق

ہر مقالہ نگار سے اسی مضمون پر چند سوالات زبانی بھی کئے جائیں گے

VI مقابلہ حسن قرأت

ہر حصہ لینے والی کے لئے ضروری ہوگا کہ مرکزی دفتر میں پہنچ کر اپنا نام لکھوائے تا پہلے تحت اللفظ سن کر اس کے شامل ہونے کے متعلق فیصلہ کیا جائے۔ غلط پڑھنے والی شرکت نہیں کر سکتی۔

VII نصاب معلومات دینیہ

یہ نصاب ہر ممبر لجنہ اماء اللہ کو سکھلایا جاتے۔ اور کوشش کی جائے کہ ہر بہن اس میں حصہ لے۔ اور اس کا امتحان دے جو لکھ نہیں سکتیں۔ وہ زبانی دیں۔ ہر لجنہ اپنی لجنہ میں اس نصاب کو ختم کر کے جب مناسب سمجھیں اس سال میں یعنی ۳۰ ستمبر سے قبل اس کا امتحان لے کر مرکز کو نتیجے بھجوائیں کل نمبر ۱۰۰ ہوں گے۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔ نصاب مندرجہ ذیل ہے۔

الف۔ حصہ قرآن مجید:۔

مندرجہ ذیل آیات مع ترجمہ حفظ کی جائیں

۱ ۔ وَإِذْ قَالَ اللّٰهُ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ ۔ ۔ ۔ ۔ أَنْتَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ (سورۃ مائدہ آیت ۱۱۷ اور ۱۱۸) (تفسیر صغیر)

۲ ۔ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ ۔ ۔
(سورۃ آل عمران آیت ۱۴۵)

۳ ۔ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَٰكِنْ رَسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۔ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۔
(احزاب آیت ۴۱)

۴ ۔ وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا ۔ ذَٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ وَكَفَىٰ بِاللّٰهِ عَلِيمًا ۔
(سورہ نساء آیات ۷۰، ۷۱)

۵ ۔ إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ رَسُولًا (سورۃ مزمل آیت ۱۶)

۶ ۔ يَا بَنِي آدَمَ إِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِنْكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي فَمَنِ اتَّقَىٰ وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ (اعراف آیت ۳۶)

۷ ۔ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۔ ۔ (سورۃ نور آیت ۵۶)

۸ ۔ اللّٰهُ يَصْطَفِي مِنَ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا وَمِنَ النَّاسِ إِنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ (سورۃ حج آیت ۷۶)

۹ ۔ سورۃ فاتحہ کا ترجمہ

۱۰ ۔ قرآن مجید کی آخری تینوں سورتیں اور انکا ترجمہ ان کا استدلال بھی سکھایا جائے آسان زبان اور مختصر الفاظ میں (کل نمبر ۵۰)

ب ۔ حصہ حدیث

۱ ۔ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَبَّاسِ فِيكُمُ النُّبُوَّةُ وَالْمَمْلَكَةُ (حجج الکرامہ)

ترجمہ:۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس سے فرمایا تم میں نبوت ہے اور سلطنت ہے

۲ ۔ أَبُو بَكْرٍ أَفْضَلُ هَٰذِهِ الْأُمَّةِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ نَبِيٌّ (کنوز الحقائق)

ترجمہ:۔ حضرت ابوبکرؓ اس امت میں سب سے بہتر ہیں بجز اس کے کوئی نبی پیدا ہو۔

۳ ۔ لَوْ عَاشَ إِبْرَاهِيمُ لَكَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا (ابن ماجہ)

(ترجمہ) اگر ابراہیم زندہ رہتے تو صدیق نبی ہوتے (حضرت ابراہیم کی وفات آیت خاتم النبیین کے نزول کے بعد ہوئی۔

(۴) قُولُوا إِنَّهُ خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ وَلَا تَقُولُوا لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ (تکملہ مجمع البحار)

۵ ۔ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ (بخاری)

۶ ۔ إِنَّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَاشَ عِشْرِينَ وَمِائَةَ سَنَةٍ (کنز العمال)

۷ ۔ لَوْ كَانَ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ حَيَّيْنِ لَمَا وَسِعَهُمَا إِلَّا اتِّبَاعِي (تفسیر ابن کثیر)

ترجمہ اگر موسیٰ اور عیسیٰ زندہ ہوتے تو انہیں میری اطاعت کے بغیر چارہ نہ تھا۔ (۱۵)

(ج) شمسی ہجری مہینوں کے نام وجہ تسمیہ (۱۰)

(د) درثمین کی نظم مناجات کے پہلے دس شعر جس کا پہلا شعر یہ ہے۔

اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار

(ر) عربی قصیدہ یا عَيْنَ فَيْضِ اللّٰهِ وَالْعِرْفَانِ کے شعر گیارہ سے ۲۰ تک زبانی یاد

(ھ) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ ذیل پانچ الہامات مع ترجمہ و تفصیل (۱۰)

(۱) ثَمَانِينَ حَوْلًا أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذَٰلِكَ أَوْ تَزِيدُ عَلَيْهِ سِنِينًا وَتَرَىٰ نَسْلًا بَعِيدًا (تذکرہ صفحہ ...)

(۲) تیرا خدا تیرے اس فعل سے راضی ہوا۔ اور وہ تجھے برکت دے گا۔ یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے (تذکرہ صفحہ ...)

(۳) تَنْزِلُ الرَّحْمَةُ عَلَىٰ ثَلَاثٍ ... فَإِنَّ الْبَلَاءَ عَلَىٰ عَقِبِكَ (تذکرہ صفحہ ۱۲...)

(۴) دو شہتیر ٹوٹ گئے
(تذکرہ صفحہ ۲۳۳)

(۵) عِجْلٌ جَسَدٌ لَهُ خُوَارٌ
تذکرہ صفحہ ۲۳۳

وقف عارضی کے واقفین کی فہرست

قسط ۷

۴۷۸۵	مکرم امیر احمد صاحب	پکا نواں آنہ	ضلع جھنگ
۴۷۸۶	" انور احمد صاحب	چک ۶۱ ر ب	" لائل پور
۴۷۸۷	" حمید الدین صاحب	" ۱۲۱ ج ب	" "
۴۷۸۸	مخدومہ صالحہ ایاز صاحبہ	ربوہ	" جھنگ
۴۷۸۹	مکرم راجہ غلام مصطفےٰ صاحب	نصیرہ	" گجرات
۴۷۹۰	" مرزا مجید احمد صاحب	ربوہ	" جھنگ
۴۷۹۱	" مہر الدین صاحب	"	"
۴۷۹۲	" فیض احمد صاحب	چک ۱۲۷	" لائلپور
۴۷۹۳	" مبارک احمد صاحب	ترگڑی	" گوجرانوالہ
۴۷۹۴	" عطا محمد صاحب قمر	"	"
۴۷۹۵	" ظفر اقبال صاحب	خوشاب	" سرگودہا
۴۷۹۶	" ناصر احمد صاحب	چک ۲۸۵ ٹ۔ڈ	" ساہیوال
۴۷۹۷	" چوہدری محمد حسین صاحب	حسن پور	" ملتان
۴۷۹۸	مخدومہ حاکم بی بی صاحبہ	رسول نگر	" گوجرانوالہ
۴۷۹۹	" امۃ الحمید صاحبہ قریشی	ربوہ	" جھنگ
۴۸۰۰	" قانتہ شاہدہ صاحبہ بنت مکرم محمد یوسف صاحب	ربوہ	" "
۴۸۰۱	مکرم چوہدری غلام نبی صاحب	دھوریہ	" گجرات
۴۸۰۲	مخدومہ عابدہ سلطانہ صاحبہ	ربوہ	ضلع جھنگ
۴۸۰۳	" منیرہ صاحبہ	"	"
۴۸۰۴	مکرم غلام احمد صاحب	دھوریہ	ضلع گجرات
۴۸۰۵	" مرزا گلزار حسین صاحب	ٹھکرال	" جہلم
۴۸۰۶	" چوہدری امتیاز احمد صاحب	کراچی	
۴۸۰۷	" مظفر علی صاحب	لاہور	
۴۸۰۸	" عبدالرشید صاحب	سیالکوٹ	
۴۸۰۹	" میاں غلام احمد صاحب	ربوہ	ضلع جھنگ
۴۸۱۰	" چوہدری امیر احمد صاحب	"	"
۴۸۱۱	" رحیم بخش صاحب	چک ۱۹۲	ضلع لائل پور
۴۸۱۲	" غلام حسین صاحب	کھربلیاں	" ہزارہ
۴۸۱۳	" میاں علم دین صاحب	چک ۶۹ ر ب	" لائل پور
۴۸۱۴	" فضل احمد صاحب	"	"
۴۸۱۵	" صوبیدار میجر محمد عبدالرحمان صاحب	کوئٹہ	
۴۸۱۶	" چوہدری رحمت اللہ صاحب	چک ۹۳	ضلع مظفر گڑھ
۴۸۱۷	" محمد لطیف صاحب	دار السلام فارم	" تھرپارکر
۴۸۱۸	" ڈاکٹر خالد ہاشمی صاحب	عارف والا	" ساہیوال
۴۸۱۹	" قادر بخش صاحب	ربوہ	" جھنگ
۴۸۲۰	" محمد اسماعیل صاحب قریشی	راولپنڈی	
۴۸۲۱	" مہر عبدالرحیم صاحب	چک ۱۷	ضلع سرگودہا
۴۸۲۲	" فضل احمد صاحب وڑائچ	" ۱۷ جنوبی	" "
۴۸۲۳	" محمد شفیع صاحب	قادر آباد	" سیالکوٹ
۴۸۲۴	" میاں احمد علی صاحب	چک ۶۹ گھسیٹ پورہ	لائلپور
۴۸۲۵	" ملک عبدالرحمٰن صاحب	کراچی	
۴۸۲۶	" فقیر اللہ صاحب	سانگلہ ہل	ضلع شیخوپورہ
۴۸۲۷	" مستری غلام محمد صاحب قادیانی	ربوہ	" جھنگ
۴۸۲۸	" خدا بخش صاحب	بڈھا گورایہ	" سیالکوٹ
۴۸۲۹	" حمید احمد صاحب	بھڈال	" "
۴۸۳۰	" حکیم منور احمد صاحب	چک چٹھہ	" گوجرانوالہ

۴۸۳۱	مکرم عبدالعزیز صاحب ذاکر	چک چٹھہ	ضلع گوجرانوالہ
۴۸۳۲	" چوہدری نبی بخش صاحب	چک ۹۶ گ ب	" لائل پور
۴۸۳۳	" عبدالغفور صاحب	کھنڈو	" لاڑکانہ
۴۸۳۴	" مبارکہ بیگم صاحبہ	پریم کوٹ	" گوجرانوالہ
۴۸۳۵	" صدیقہ بیگم صاحبہ	ربوہ	" جھنگ
۴۸۳۶	" میاں نذیر احمد صاحب	وکل پور	
۴۸۳۷	" مرزا عنایت اللہ صاحب	چک ۳۵ ج ب	ضلع سرگودہا
۴۸۳۸	" میاں محمد عبداللہ صاحب	محمد آباد اسٹیٹ	" تھرپارکر
۴۸۳۹	" چوہدری نعمت علی صاحب	گوٹھ علی محمد	" خیرپور
۴۸۴۰	" میاں جھنڈے خاں صاحب	پھلوکی	" گوجرانوالہ
۴۸۴۱	" برکات احمد صاحب قریشی	ربوہ	" جھنگ
۴۸۴۲	" راجہ احمد بخش صاحب	ساہیوال	" سرگودہا
۴۸۴۳	" قمر الدین صاحب	قمر آباد	نوابشاہ
۴۸۴۴	" محمد عباس صاحب طاہر	"	"
۴۸۴۵	" بابو اکبر علی صاحب	لاہور	
۴۸۴۶	" محمد تقی صاحب فیضی	"	
۴۸۴۷	" سید احمد علی صاحب	سیالکوٹ	
۴۸۴۸	" رشید احمد صاحب	سکرنڈ	ضلع نوابشاہ
۴۸۴۹	" جھنگ صدر		
۴۸۵۰	" حکیم ملے خاں صاحب	کلسیاں	" شیخوپورہ
۴۸۵۱	" ملک محمد دین صاحب	چک ۳۳۶ گ ب	" لائل پور
۴۸۵۲	" جمال الدین صاحب	راولپنڈی	
۴۸۵۳	" یوسف ایاز صاحب فیروزپوری	"	
۴۸۵۴	" شیخ محمد انور صاحب	بھابھڑہ	ضلع سرگودہا
۴۸۵۵	" محمد علی صاحب فیض	لاہور	
۴۸۵۶	" مستری اللہ رکھا صاحب	جھنڈیر	ضلع شیخوپورہ

وصولی چندہ تحریک جدید کی طرف توجہ کی ضرورت

احباب جماعت کو معلوم ہے کہ تحریک جدید کے سال رواں میں سے اب چھ مہینے گزر چکے ہیں اور ابھی تک اکثر جماعتوں کی طرف سے نصف رقم بھی وصول نہیں ہوئی۔ جو قابل فکر ہے اس لئے تمام جماعتوں سے گزارش ہے کہ وہ وصولی کی طرف خاص توجہ فرمائیں تا مبلغین کرام جو بیرون ملک اعلائے کلمۃ اللہ میں مصروف ہیں کو بروقت مرکز سے امداد بھجوائی جا سکے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

مجالس ماہانہ رپورٹ کارگزاری بھجوائیں

ماہ شہادت (اپریل) ختم ہو چکا ہے قائدین مجالس اس ماہ کی رپورٹ کارگزاری خدام و اطفال جلد مرکز کو بھجوا دیں۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

نیشنل بینک آف پاکستان
اور اس کا ذیلی ادارہ
بینک آف بھاولپور لمیٹڈ
ملک بھر میں
سب سے زیادہ
شاخوں کے ذریعے
بنکاری کی
سہولتیں
فراہم کرتے ہیں۔

نیشنل بینک آف پاکستان
قومی ترقی میں معاون
(ذیلی ادارہ:- بینک آف بھاولپور لمیٹڈ)
امین برائے:- نیشنل انوسٹمنٹ (یونٹ) ٹرسٹ
UNITED
DFP-NBP12-68

سالانہ اجتماع لجنہ اماءاللہ مرکزیہ کے متعلق ہدایات

بقیہ از صفحہ ۵

انٹرویو دینی معلومات

ہر لجنہ سے دو یا تین حصے لے سکیں گی۔ ٹیم کی صورت میں ہر ٹیم سے چار سوال کئے جائیں گے۔

پہلا سوال :- آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی کے متعلق

دوسرا سوال :- حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کے بعد کی زندگی کے متعلق۔

تیسرا سوال : قرآن مجید کے پہلے پارہ میں سے کسی آیت کی تفسیر۔

چوتھا سوال :- کوئی دینی معلوماتی سوال

ضروری

ہر لجنہ ملپورٹ کرے کہ ان کے ہاں نائب صدر موصیات کا انتخاب ہو چکا ہے یا نہیں جہاں نہیں ہوا وہاں کیا جائے اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے تازہ خطبہ اور ارشاد کے مطابق تمام موصیات کا جائزہ لے کر جلد سے جلد بھجوائیں۔ اور تحریک کریں کہ ہر موصیہ کم از کم خود کو ضرور پڑھائے۔ ناظرہ جاننے والی ناظرہ اور ترجمہ جاننے والی ترجمہ۔

مقابلہ جات ناصرات الاحمدیہ

معیار اوّل : (۱۶ - ۱۵ سال کی بچیاں)

مندرجہ ذیل میں سے کسی موضوع پر۔

۱ - حضرت مسیح موعود کی صداقت کی کوئی ایک دلیل۔

۲ - اسلامی پردہ

۳ - حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی سیرت کا کوئی پہلو

معیار دوم : (۱۱ - ۱۲ - ۱۳ - سال کی بچیاں)

۱ - حضرت مصلح موعودؓ سے متعلق کوئی ایک پیشگوئی

۲ - دعا

۳ - ہمارے عقائد۔ (چار منٹ کی تقریر)

معیار سوم :

(۸ - ۹ - ۱۰ - سال کی بچیاں)

(i) سادگی

(ii) نماز

(iii) نیت (دو منٹ کی تقریر)

دینی معلومات کا پرچہ

دوران سال کے نصاب میں علاوہ عام دینی

معلومات میں یہ پوچھی جائیں گی۔

معیار سوم کے لئے	۱ - سورۃ اخلاص ۲ - سورۃ کوثر ۳ - سورۃ الناس	
معیار دوم کے لئے	۱ - سورۃ تکاثر ۲ - سورۃ عصر ۳ - سورۃ فیل	
معیار اوّل کے لئے حفظ کرنا	۱ - سورۃ قدر ۲ - سورۃ الم ۳ - سورۃ انشراح	

کھیلیں

معیار اوّل : چاٹی ریس، تین ٹانگوں کی دوڑ سو میٹر کی دوڑ۔

معیار دوم :-

مینڈک۔ ۵۰ میٹر کی دوڑ

سالانہ اجتماع کا چندہ ہر ممبر کے لئے ضروری ہے۔ سال میں ایک مرتبہ ایک روپیہ فی ممبر کے حساب سے یہ چندہ وصول کیا جائے۔ اسی طرح ناصرات الاحمدیہ کو بھی چندہ سالانہ اجتماع ادا کرنا لازمی ہے۔ سال میں مرتبہ ۲۵ پیسے فی ممبر کے حساب سے یہ چندہ وصول کرکے بھجوایا جائے۔

اگر آپ

جاننا چاہیں کہ قرآن مجید کی بعض آیات کی تلاوت کے وقت جواباً کیا پڑھنا چاہئے

تو

نماز مترجم دو مرتبہ ماسٹر حمید احمد صاحب سنیاسی، کے ص ۲۵-۲۶ پر ملاحظہ فرمالیں۔ قیمت :- ۲۵ پیسے ۵۰ پیسے

ملنے کا پتہ :- مکتبہ فیض عام - ربوہ

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

ایسے نوجوان

جو محنتی اور ترقی کا جذبہ رکھنے والے ہوں ہمارے سیلز ڈیپارٹمنٹ سے وابستہ ہو جائیں جہاں ✱ - انہیں کاروباری تربیت دی جائے گی ● - تربیت کے دوران وظیفہ اور سفر خرچ دیا جائے گا، ● - کام سنبھالنے پر معقول تنخواہ، سفر خرچ، اور سیل کمیشن دیا جائے گا اور ● - اچھے نتائج دکھانے پر تیز رفتار ترقی یاد رکھئے ہمارا ادارہ اپنے کارکنوں کو بہترین معاوضہ اور سہولتیں دیتا ہے۔

محمد اکرم محمود

سیلز مینجر ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی - ربوہ

جی ہاں۔

دیکھئے۔

موازنہ کیجئے۔

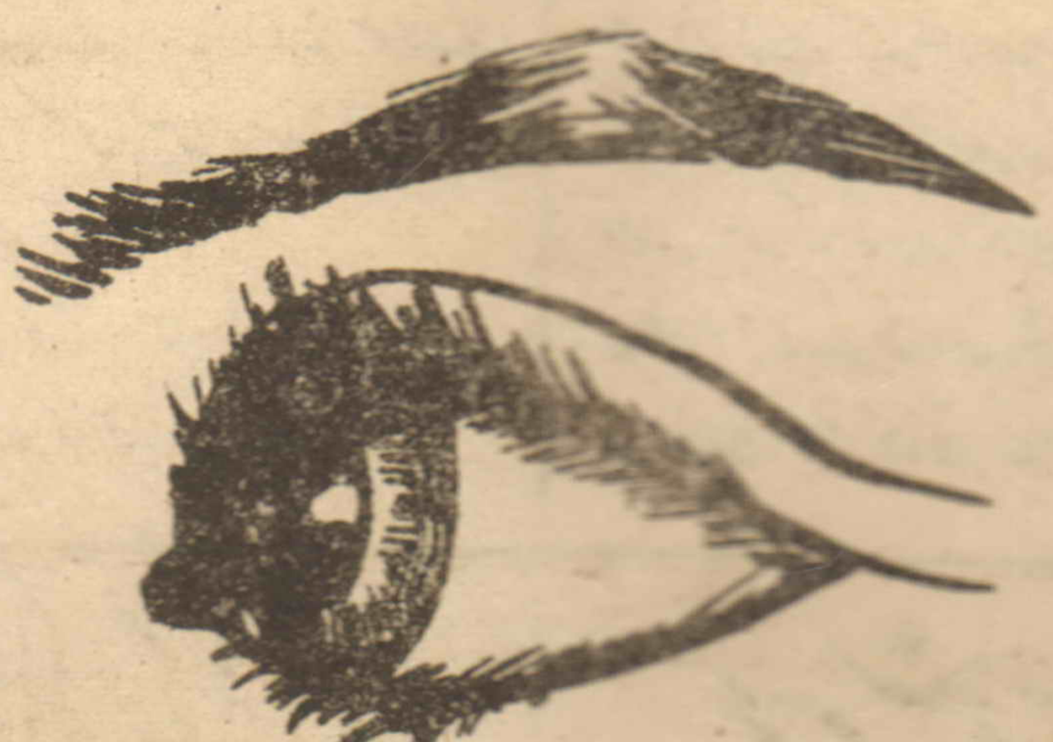

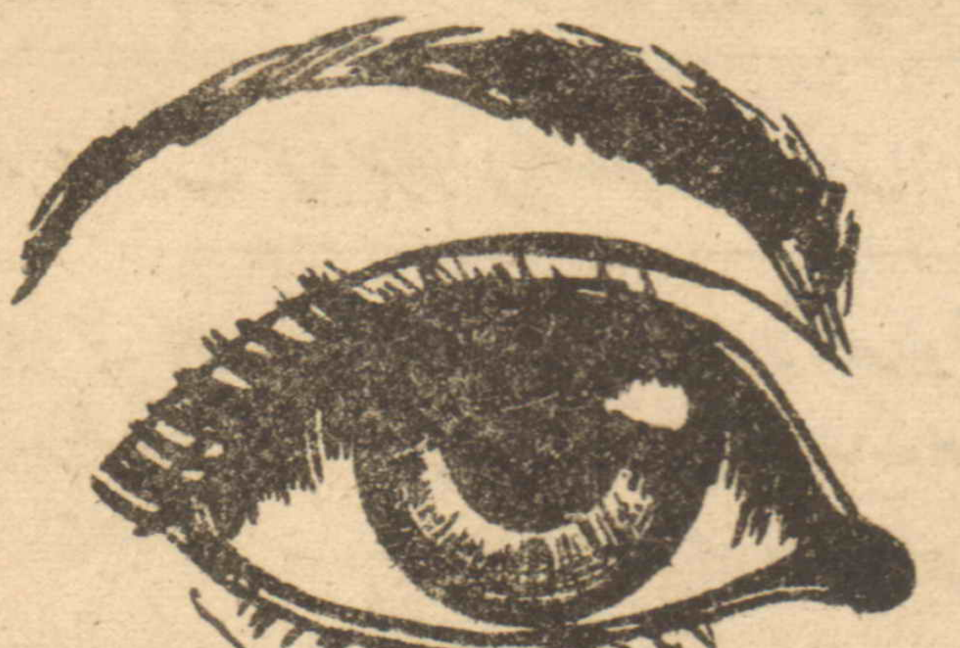

پوسٹل لائف انشورنس

کو ہر طرح بہتر پائیں گے۔

سب سے زیادہ بونس!

ایک ہزار روپے کی بیمہ شدہ رقم پر

حین حیات پالیسی :- برائے سال ۶۷-۱۹۶۶ء پر ۳۹ روپے اور برائے سال ۶۹-۱۹۶۸ء پر ۴۲ روپے (عبوری)

معیادی پالیسی :- برائے سال ۶۸-۱۹۶۷ء پر ۳۰ روپے اور برائے سال ۶۹-۱۹۶۸ء پر ۳۳ روپے (عبوری)

پریمیم سب سے کم!

۲۰ سال کی معیادی پالیسی ۲۵ سال کی عمر والوں کے لئے

۳۱ روپے سالانہ ایک ہزار روپے کی بیمہ شدہ رقم پر

پوسٹل لائف انشورنس

تاج الصحت

یہ ۱۲ اصولوں پر مشتمل لاجواب انگریزی کتاب دواخانہ تاج کمپنی لمیٹڈ پوسٹ بکس ۵۳۰ کراچی سے مفت منگوا کر تنہائی میں آرام سے مطالعہ کیجئے انشاء اللہ سب روگ دور ہو جائیں گے

تمام نیک اعمال خدا تعالیٰ کی دی ہوئی طاقتوں سے عمل میں لائے جاتے ہیں

اگر ان کا کوئی بدلہ نہ بھی ملے تب بھی درست ہے لیکن خدا مناسب معاوضہ سے زیادہ بدلہ دیتا ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ القصص کی آیت مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَیْرٌ مِّنْهَا وَمَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَةِ فَلَا یُجْزَی الَّذِیْنَ عَمِلُوا السَّیِّاٰتِ اِلَّا مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"نیکی اور بدی کی جزا کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ایک قانون بیان فرمایا ہے اور بتایا ہے کہ جو شخص کوئی نیک کام بجا لائے اسے اپنے کام سے بہت زیادہ بدلہ ملتا ہے اور جو شخص کوئی برا کام کرے اسے صرف اپنے عمل کے مطابق بدلہ ملتا ہے یوں تو دنیا میں جو بھی نیک کام کیا جائے اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ طاقتوں سے ہی کیا جاتا ہے اور اس نقطۂ نگاہ سے اگر عمل نیک کی کوئی بھی جزا نہ دی جاتی تو کوئی قابل اعتراض امر نہ تھا کیونکہ جن سامانوں سے کام لے کر نیک کام کئے جاتے ہیں وہ سب کے سب اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ ہیں۔ اگر ہاتھ سے کوئی شخص نیکی کا کام کرتا ہے تو ہاتھ اس کے بنائے ہوئے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے ہیں۔ ہاتھ کے اندر جو کام کرنے کی طاقت پائی جاتی ہے وہ بھی خدا تعالیٰ کی ہی پیدا کی ہوئی ہے اس کی اپنی نہیں۔ پھر اگر ہاتھ سے اس نے کسی پیاسے کو پانی پلایا ہے تو پانی بھی خدا تعالیٰ کا پیدا کردہ ہے گلاس جس دھات سے بنایا جاتا ہے وہ بھی خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ ہے اور پھر وہ دماغ جس کے اندر نیکی کا یہ جذبہ پیدا ہوا وہ بھی خدا تعالیٰ کا ہی پیدا کردہ ہے۔ پس جب شروع سے لے کر آخر تک ہر چیز خدا تعالیٰ ہی کی ہے اور اس کی دی ہوئی طاقتوں سے کام لے کر عمل نیک کیا جاتا ہے تو اگر وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان بھی قربان کر دیتا ہے تو بوجہ اس کے کہ اللہ تعالیٰ انسان کا خالق ہے اور اس کی مملوکہ اشیاء کا بھی مالک ہے۔ انسان اپنے اعمال کے بدلہ میں کسی انعام کا مستحق نہیں ہو سکتا جیسا کہ غالب نے کہا ہے ؎

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

یعنی اگر جان بھی انسان خدا تعالیٰ کی راہ میں دے دے تو اس کا یہ فعل کوئی قربانی نہیں کہلا سکتا۔ کیونکہ جان خدا تعالیٰ نے ہی دی تھی۔ اگر کسی کی چیز انسان نے اس کو واپس کر دی اور وہ بھی سالہا سال کے استعمال کے بعد تو اس صورت میں بھی وہ خدا تعالیٰ کا ہی ممنون احسان ہوتا ہے وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس نے کوئی کام کیا ہے لیکن باوجود اس کے کہ تمام نیک اعمال خدا تعالیٰ کی دی ہوئی طاقتوں سے عمل میں لائے جاتے ہیں اور اگر ان اعمال کا کوئی بھی بدلہ نہ ملے تب بھی درست ہے لیکن پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت کا اس رنگ میں اظہار نہیں کیا کہ وہ انسان کے اعمال کو بدلہ سے محروم کر دے بلکہ اس رنگ میں کیا ہے کہ وہ انسانی اعمال کا ان کے مناسب معاوضہ سے زیادہ بدلہ دے اور باوجود اس کے کہ سب اعمال حسنہ اسی کی دی توفیق سے انسان بجا لاتا ہے پھر بھی اللہ تعالیٰ ایسا ہی قرار دیتا ہے کہ گویا انسان نے وہ نیک عمل اپنی طاقت اور اپنے سامانوں سے پیدا کئے ہیں اور نہ صرف یہ کہ اس کے عمل کا پورا بدلہ دیتا بلکہ اپنے پاس سے زائد نعمتیں بھی عطا فرماتا ہے لیکن اس کے مقابلہ میں جب کوئی شخص گناہ کرتا ہے تو اول تو اس کی توبہ پر اسے معاف کر دیتا ہے اور اگر کوئی شخص توبہ نہ کرے تو پھر وہ گناہ کی سزا تو دیتا ہے۔ لیکن اسی قدر جتنا کہ گناہ ہو۔ گویا نیک لوگوں کے ساتھ تو وہ احسان کا معاملہ کرتا ہے۔ اور گنہگاروں کے ساتھ انصاف کا سلوک روا رکھتا ہے اور ان کی بدیوں کے برابر ہی ان کو سزا دیتا ہے اس سے بڑھ کر کسی صورت میں سزا نہیں دی جاتی۔"

(تفسیر کبیر سورۃ القصص صفحہ ۲۴۵، ۲۴۶)

دعائے نعم البدل

میرے بھائی محترم نصر اللہ خان صاحب ناصر مربی سلسلہ احمدیہ مقیم سیلون کی بچی نعیمہ کا جمعرات ۱۰ ہجرت صبح ۴ بجے بوجہ خونیہ اور خسرہ انتقال ہو گیا ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے درد مندانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نعم البدل عطا فرمائے ہم سب کو صبر جمیل کی توفیق دے آمین

(محمد اقبال ناصر الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ)

بھارت کے صدر ڈاکٹر ذاکر حسین کو سپرد خاک کر دیا گیا

قصر صدارت میں ہزاروں مسلمانوں نے نماز جنازہ ادا کی

نئی دہلی ۱۰ مئی۔ بھارت کے مرحوم صدر ڈاکٹر ذاکر حسین کو کل پورے قومی اعزاز کے ساتھ جامعہ ملیہ کے باغ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ اس موقعہ پر بھارت کے قومی لیڈروں کے علاوہ دنیا بھر کے ممتاز مدبر بھی مرحوم کو آخری خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے موجود تھے۔ ان میں پاکستان کی انتظامی کونسل کے رکن ایئر مارشل نور خان اور روس کے وزیر اعظم مسٹر الیکسی کوسیگن کا نام قابل ذکر ہے۔

مرحوم کی نماز جنازہ قصر صدارت میں ادا کی گئی اور اس میں ہزاروں سوگوار مسلمانوں نے شرکت کی جنازے کے جلوس میں لاکھوں بھارتی شہری اور ممتاز قائدین شامل تھے۔ اور اسے تین گھنٹے میں قصر صدارت سے جامعہ ملیہ تک پہنچایا گیا

مرحوم صدر کے سوگ میں کل بھارت کے علاوہ پاکستان، متحدہ عرب جمہوریہ، لیبیا، اور ایران میں بھی قومی پرچم سرنگوں رہے۔

ڈاکٹر ذاکر حسین کی میت دو روز تک ایوان صدر کے دربار ہال میں رکھی گئی تھی تاکہ عوام ان کا آخری دیدار کر سکیں۔ کل ایک بجے دربار ہال کے دروازے عوام کے لئے بند کر دیئے گئے۔ اس موقع پر بیرونی ممالک کے نمائندوں کو دربار ہال میں جانے کی اجازت دی گئی۔ روسی وزیر اعظم مسٹر کوسیگن پاکستان کے ڈپٹی چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر اور انتظامی کونسل کے رکن ایئر مارشل نور خان سلطان کے گورنر جنرل سر گبولا۔ اور مراکش کے وزیر اسلامی امور اور شاہ حسن کے نمائندہ حاجی احمد بعلبیخ اور کئی دوسرے ملکوں کے رہنما ڈاکٹر ذاکر حسین کی آخری رسومات میں شرکت کے لئے کل صبح نئی دہلی پہنچے۔ انہوں نے ڈاکٹر صاحب کی میت پر پھول چڑھائے اور ان کی اہلیہ شاہ جہاں بیگم سے تعزیتی ملاقات کی۔ ایئر مارشل نور خان اپنے خاص طیارہ سے وزارت خارجہ کے ڈائریکٹر مسٹر عنایت کریم کے ہمراہ نئی دہلی پہنچے۔

بھارت کے صدر مرحوم کی میت کو مقامی وقت کے مطابق سوا چار بجے دربار ہال سے باہر کھلے میدان میں لایا گیا اور نماز جنازہ ادا کی گئی۔ ۵ بجے ان کا جنازہ ایوان صدر سے جامعہ ملیہ کی طرف روانہ ہوا تین گھنٹے میں یہ جلوس جامعہ ملیہ پہنچا صدر کے باڈی گارڈز نے ان کی میت جامعہ کے باغ میں ان کی قبر تک پہنچائی یہ باغ گلاب کا ہے اور اسے ذاکر حسین مرحوم نے خود اس زمانے میں لگایا تھا جب وہ جامعہ کے وائس چانسلر تھے۔ ان کا جنازہ قبر میں رکھا گیا تو فوجی بینڈ نے ماتمی دھن بجائی توپوں کی آخری سلامی بھی دی گئی مسلمانوں نے فاتحہ خوانی کی۔

محترم شیخ محمد صدیق صاحب شملوی وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

خاکسار کے والد محترم شیخ محمد صدیق صاحب شملوی ۳۰ اپریل اور یکم مئی ۱۹۶۹ء کی درمیانی شب ایک بجے کے قریب بعمر قریباً ۷۵ سال ڈھاکہ میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

آپ کا جنازہ میرے بھائی مکرم محمد رفیق صاحب پی آئی اے کے طیارہ کے ذریعہ یکم مئی کو ساڑھے پانچ بجے شام ڈھاکہ سے لاہور لائے وہاں سے جنازہ ربوہ لایا گیا ۲ مئی بروز جمعۃ المبارک صبح ۹ بجے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احاطہ مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی بعد ازاں جنازہ قبرستان لے جا کر وہاں تدفین عمل میں آئی قبر پر محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے دعا کرائی۔

مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخلص صحابی حضرت بابو امیر الدین صاحب شملوی کے صاحبزادے تھے آپ ۱۸۹۴ء میں اپنے آبائی شہر بمقام چنیوٹ پیدا ہوئے تھے اگرچہ آپ پیدائشی احمدی تھے اور آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ پایا لیکن دستی بیعت کا موقعہ آپ کو ۱۹۱۰ء میں ملا تعلیم آپ نے تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں پائی آپ کو حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے ہم جماعت ہونے کا شرف حاصل تھا۔ آپ نہایت مخلص اور خلافت احمدیہ سے دلی وابستگی رکھنے والے فدائی بزرگ تھے گزشتہ ایک سال سے آپ ڈھاکہ میں مقیم تھے یہ سال ۲۷ ماہ آپ قریباً بیمار رہے آخر میں بندش پیشاب کا عارضہ لاحق ہوا جو شدت اختیار کر گیا چلا گیا اور آپ اس سے جانبر نہ ہو سکے۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم والد صاحب کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام قرب عطا کرے نیز ہمارے سب افراد خاندان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ہمارا حافظ و ناصر ہو۔ آمین (محمد بشیر احمد امیر جماعت احمدیہ چنیوٹ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲